عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پیشکش
ادارہ اہل سنت کراچی
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

عید میلاد النبی ﷺ

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

عید میلاد النبی ﷺ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، ومَن تَبِعَهم بإحسانٍ إلى يومِ الدِّين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرَّجيم، بِسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين.

تاجدارِ رسالت ﷺ کی آمد کی بِشارت

محترم بھائیو! آج مسلمان جو اپنے پیارے نبی ﷺ کی آمد پر خوشی مناتے ہیں، ان کے چرچے کرتے ہیں، یہ کام سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام نے بھی کیا، حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نے سینکڑوں سال پہلے، تاجدارِ رسالت ﷺ کی آمد کی بِشارت دے کر، حضور کی آمد کا چرچا کیا، جسے اللہ تعالی نے یُوں بیان فرمایا: ﴿وَ اِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ

﴿التَّوۡرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ﴾[1] "یاد کیجیے! جب عیسیٰ بن مریم نے کہا، کہ اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوں، اور اُس رسول کی بِشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے، اُن کا نام احمد ہے"۔

اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر بڑا احسان

عزیزانِ گرامی قدر! یقیناً خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ کی ہم پر بے شمار نعمتیں، انعام واِکرام اور وافَر برکتیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہم پر لازم کیا ہے، کہ ہم ان نعمتوں پر خوشی ومسرّت کا اظہار کریں، اُس پاک پروَردگار کا شکر بجالائیں۔ ان ہی تمام نعمتوں میں سب سے اعلیٰ وافضل نعمت، بلکہ تمام نعمتوں کی اصل اور بنیاد، سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابرکات ہے، جن کی ولادتِ باسعادت ماہِ ربیع الاوّل شریف کی بارہویں ۱۲ تاریخ کو ہوئی، اسی لیے اس دن کے آتے ہی، تمام اہلِ ایمان کے دل میلادِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خوشی سے سرشار ہوتے ہیں، ہر طرف شادمانی کا سماں ہوتا ہے، اور ایسا کیوں نہ ہو؟ جبکہ مصطفیٰ جانِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ولادتِ باسعادت، انسانی تاریخ کا سب سے بڑا واقعہ، اور دُکھی وبے سہارا انسانیّت کے لیے فرحت ومَسرّت کا سب سے وافر ترین سبب وسامان ہے!۔

---

(۱) پ۲۸، الصف: ٦.

نبیٔ کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی انسانیّت پر اللہ تعالی کا سب سے بڑا فضل وکرم، سب سے بڑا احسان، سب سے بڑی نعمت، اور تمام جہانوں کے لیے اللہ تعالی کی بے پناہ رَحمت ہے، قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾(1) "یقیناً اللہ تعالی کا مسلمانوں پر بڑا احسان ہوا، کہ اُن میں اُنہیں میں سے ایک رسول بھیجا، جو اُن پر اللہ تعالی کی آیتیں پڑھتے ہیں، انہیں پاک وستھرا کرتے ہیں، انہیں کتاب وحکمت سکھاتے ہیں، اور اِس سے پہلے وہ لوگ ضرور کھلی گمراہی میں تھے"۔ اِس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالی نے نبیٔ پاک ﷺ کی ذاتِ بابرکات کو واضح طور پر اپنا فضل واحسان قرار دیا ہے۔

اَن پڑھوں میں ایک رسول کا تشریف لانا

ایک اَور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾(2) "وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں اُنہیں میں سے ایک رسول بھیجا، جو اُن پر اللہ تعالی کی آیتیں پڑھتے ہیں، انہیں پاک وستھرا کرتے ہیں،

---

(١) پ٤، آل عمران: ١٦٤.

(٢) پ٢٨، الجمعة: ٢.

انہیں اللہ کی کتاب وحکمت کا علم عطا فرماتے ہیں، اور یقیناً وہ لوگ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے"۔

سارے جہان کے لیے رَحمت

اللہ رب العالمین نے قرآنِ مجید میں ایک مقام پر سرکارِ اَبد قرار ﷺ کو تمام جہان کے لیے رَحمت قرار دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴾[1] "ہم نے آپ کو سارے جہان کے لیے رَحمت بنا کر بھیجا!"۔

رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری

ایک اَور مقام پر ارشاد ہوتا ہے: ﴿ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾[2] "یقیناً تمہارے پاس وہ رسول تشریف لائے، جنہیں تمہارا مشقّت میں پڑنا گوارا نہیں، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے ہیں، مسلمانوں پر کمال مہربان ہیں"۔

اللہ تعالیٰ کا فضل

بلاشبہ تاجدارِ رسالت ﷺ ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رَحمت ہیں، اور فضل ورَحمت کے ملنے پر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ اِس سوال کے جواب میں قرآنِ مجید میں

---

(۱) پ۱۷، الأنبیاء: ۱۰۷.

(۲) پ۱۱، التوبة: ۱۲۸.

ہے: ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾[1]

"(اے حبیب!) آپ فرمادیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے فضل اور اُسی کی رَحمت پر چاہیے کہ وہ خوشی منائیں، وہ ان کے سب دَھن دولت سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں"۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "یہاں فضلِ الٰہی سے مراد نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذاتِ والا صفات ہے"[2]۔

پیر شریف کا روزہ

حضراتِ گرامی قدر! نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خود اپنا یومِ ولادت ہر پیر کو روزہ رکھ کر منایا، "مسلم شریف" کی حدیث ہے، حضرت سیّدنا ابو قتادہ انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پیر کے روزہ سے متعلق پوچھا گیا، تو مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «فِيْهِ وُلِدْتُ، وَفِيْهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ»[3] "اِسی دن میری ولادت ہوئی، اور اِسی دن مجھ پر (پہلی بار) وحی نازل ہوئی" ع

پیر کا دن تاریخ ہے بارہ — فرش پہ چمکا عرشی تارہ

---

(۱) پ۱۱، یونس: ۵۸.

(۲) "روح المعاني" یونس، تحت الآية: ۵۸، ۱۱/ ۱۴۱.

و"الدرّ المنثور" یونس، تحت الآية: ۵۸، ٤/ ۳٦۸.

(۳) "صحيح مسلم" كتاب الصيام، ر: ۲۷۵۰، صـ٤۷۸.

تو معلوم ہوا کہ آقائے دو جہاں ﷺ کی ولادت کی یاد میں خوش ہو کر، کوئی بھی نیک عمل کرنا، نہ صرف جائز ہے، بلکہ نبیٔ کریم ﷺ کی تعلیماتِ طیّبہ کے عین مطابق بھی ہے۔

محمد بن عبداللہ کی ولادت کی خوشی

برادرانِ اسلام! مصطفی کریم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کی خوشی منانا، ایسا بابرکت عمل ہے جسے اپنانے والا کسی بھی حال میں اجر و ثواب سے محروم نہیں رہتا۔ اِس ضمن میں حضراتِ محدثینِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان فرماتے ہیں، کہ نبیٔ کریم ﷺ کے چچا ابو لہب، جس کی مذمّت میں قرآنِ مجید کی مکمل سورت، سورۂ لہب نازل ہوئی، اسی چچا کی ایک باندی جِس کا نام ثُوَیبہ تھا، ابولہب نے اپنی اس لَونڈی ثویبہ کو نبیٔ کریم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے وقت، حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر بھیجا، کہ جاؤ اور آمنہ کی خدمت کرو!۔ جب سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادت ہو گئی، تب ثویبہ دَوڑتی ہوئی ابولہب کے پاس آئی، اور کہا کہ مبارک ہو! اللہ تعالی نے تمہارے بھائی کے گھر بیٹا عطا کیا ہے، یہ سن کر ابو لہب نے اپنے بھتیجے کی پیدائش کی خوشی میں، شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے ثویبہ کو غلامی سے آزاد کر دیا۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیّدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں، کہ "ابولہب کے مرنے کے بعد، اُس کے اہلِ خانہ میں سے کسی نے اُسے بہت بُرے حال میں دیکھ کر، اُس سے پوچھا کہ کیا حال ہے؟ ابو لہب نے کہا کہ میں سخت عذاب میں ہوں، کبھی چھٹکارا نہیں ملتا، مگر ہاں، مجھے اُس عمل کی جزا کے طور پر

کچھ پانی سے سیراب کیا جاتا ہے، جو میں نے محمد بن عبد اللہ کی ولادت کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کیا تھا"[1]۔

ہر پیر کو ابو لہب کے عذاب میں کمی

اسی واقعہ کو مشہور ومعروف عظیم محدّث، امام ابنِ حجر عَسقلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے امام سُہیلی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے یوں بیان فرمایا، کہ حضرتِ سیّدنا عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں: «لما مَاتَ أَبُو لَهَبٍ رَأَيْتُهُ فِي مَنَامِي بَعْدَ حَوْلٍ فِي شَرِّ حَالٍ، فَقَالَ: مَا لَقِيتُ بَعْدَكُمْ رَاحَةً إِلَّا أَنَّ الْعَذَابَ يُخَفَّفُ عَنِّي كُلَّ يَوْمِ اثْنَيْنِ»[2] "جب ابو لہب مر گیا تو میں نے اُسے ایک سال بعد، خواب میں بہت بُرے حال میں دیکھا، کہتا ہے کہ دنیا سے جانے کے بعد آرام نصیب نہیں ہوا، بہت سخت عذاب میں گرفتار ہوں، لیکن ہر پیر کے دن میرے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے"۔

عذاب میں کمی کا سبب

حضرت سیّدنا عبّاس رضی اللہ تعالی عنہ خود عذاب میں اس کمی کی وجہ بیان فرماتے ہیں:

«وَذٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وُلِدَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَكَانَتْ ثُوَيْبَةُ بَشَّرَتْ أَبَا لَهَبٍ

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب النكاح، ر: ٥١٠١، صـ٩١٢.

(٢) "فتح الباري" كتاب النكاح، تحت ر: ٥١٠١، ٩/ ١٦٦، ١٦٧.

بِمَوْلِدِهِ فَأَعْتَقَهَا»[1] "عذاب میں کمی کا سبب یہ تھا، کہ پیر شریف کے دن حضور نبئ کریم ﷺ کی ولادت ہوئی، اور ثویبہ نے ابولہب کو حضور کی ولادتِ باسعادت کی خوشخبری سنائی، تواُس نے اس خوشی میں ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا"۔

مؤمن کی جزا کا حال، جو مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی ولادت کی خوشی مناتا ہے

جلیل القدر محدِّث حضرت امام ابنِ جزری علیہ الرحمۃ اسی حدیثِ پاک پر تبصرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ "جب ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے (جس کی مذمّت قرآنِ مجید میں نازل ہوئی)، کہ حضور نبئ کریم ﷺ کی ولادت کی خوشی کا اظہار کرنے پر، اس کے عذاب میں کمی کی جاتی ہے، تو نبئ پاک ﷺ کے اس اُمّتی، توحید ورسالت کا دم بھرنے والے مؤمن مسلمان کی جزا کا کیا عالَم ہوگا، جو حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی مناتا ہے!"[2] ع

شبِ ولادت میں سب مسلماں نہ کیوں کریں جان ومال قرباں
ابو لہب جیسے سخت کافر خوشی میں جب فیض پا رہے ہیں

(۱) "فتح الباري" كتاب النكاح، تحت ر: ۵۱۰۱، ۹/ ۱٦۷.

(۲) "عرف التعريف بالمولد الشّريف" إرهاصات مولده ﷺ، صـ۲۲.

رسول اللہ ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے وقت کی نورانیت

صحابیٔ رسول حضرت سیّدنا عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: «إِنِّي عَبْدُ الله، وَخَاتَمُ النَّبِيِّن وَأَبِي مُنْجَدِلٌ فِيْ طِينَتِه، وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ: أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، وَبِشَارَةُ عِيسٰى، وَرُؤْيَا أُمِّي آمِنَةَ الَّتِي رَأَتْ» "میں اس وقت سے اللہ کا بندہ اور آخری نبی ہوں، جبکہ ہم سب کے باپ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام ابھی مٹی کی شکل میں تھے، اور میری یہ بات دھیان سے سن لو! کہ میں اپنے باپ حضرت ابراہیم کی دعا، حضرت عیسیٰ کی بِشارت اور اپنی والدہ حضرت آمنہ کا خواب ہوں"، (حضرت سیّدنا عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں) کہ جس طرح گزشتہ انبیاء کی ماؤں نے خواب دیکھا، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے بھی رسولِ کریم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے وقت ایک ایسا نور دیکھا، جس کی بدَولت ملکِ شام کے محلّات اُن پر روشن ہوگئے۔

پھر صحابیٔ رسول نے سورۂ اَحزاب کی یہ آیات تلاوت فرمائیں: ﴿ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝﴾ [الأحزاب: ٤٥، ٤٦][1] "اے غیب کی خبر دینے والے (نبی)! یقیناً

---

(١) "مستدرَك الحاكم" تفسير سورة الأحزاب، ر: ٣٥٦٦، ٤/ ١٣٣٩.

ہم نے آپ کو حاضر ناظر، اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، اللہ کے حکم سے اُس کی طرف بلانے والا، اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا!" ع

نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے کہ عرش کے چاند آ رہے ہیں
جھلک سے جن کی فلک ہے روشن وہ شمس تشریف لا رہے ہیں

میلادِ مصطفیٰ ﷺ اقوالِ علماء کی روشنی میں

مجلسِ میلاد شریف کے فضائل وفوائد کے بارے میں، اکثر علمائے دین وفضلائے کاملین کے اقوال، "سیرتِ شامی" وغیرہا کتبِ مستندہ ومعتمَدہ میں مُندرِج ومرقوم ہیں، یہاں بنظرِ اختصار صرف چند کلماتِ طیّبہ پر اقتصار کیا جاتا ہے:

حافظ الحدیث امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "محفلِ میلاد شریف والوں پر اِس عمل کی برکت سے فضلِ عظیم ظاہر ہوتا ہے"[1]۔

امام حافظ استاذ القُراء محمد ابنِ جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "مجلسِ میلاد شریف کی خصوصیات میں سے ہے، کہ وہ تمام سال کے لیے امن وامان ہے، اور حصولِ مقصد کے ساتھ بشارتِ عاجلہ ہے"[2]۔

حافظ الحدیث امام ابنِ کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "جن بڑے بڑے ائمۂ امّت نے اس مجلسِ مبارک کی مدح وثنا کی ہے، ان میں سے حافظ ابوشامہ، امام نَوَوی

---

(۱) انظر: "سُبل الهدى والرَّشاد" ۱/ ۳٦۲، نقلاً عن السخاوي.

(۲) المرجع نفسه، نقلاً عن ابن الجَزري.

رحمہ اللہ تعالیٰ کے استاذ بھی ہیں۔کتاب "الباعث علی إنکار البِدَع والحوادِث" میں لکھتے ہیں کہ "ایسے افعال اچھے ہیں، لوگوں کو ان کی ترغیب دلانا چاہیے، ان کاموں کا کرنے والا مشکور ومحمود ہے"[1]۔

علّامہ قَسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "ہمیشہ سے اہلِ اسلام ماہِ مبارک ربیع الاوّل کا اہتمامِ تامّ کرتے آئے ہیں، اس میں کھانا کھلانا، اس کی راتوں میں طرح طرح کے صدَقات، خوشی کا اظہار، اور میلاد شریف پڑھنے کا اہتمام کرتے رہے، اور اس کی برکتوں سے اُن پر اللہ تعالی کا فضلِ عمیم ظاہر ہوتا رہا"[2]۔

سلطانِ عادل ملک مظفر ابو سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، جن کے بارے میں حافظ ابنِ کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "ماہِ مبارک ربیع الاوّل میں میلاد شریف منعقد کیا کرتے، اور اُس کے لیے عظیم الشان محفل ترتیب دیتے۔ وہ ایک بہادر وشجاع، دلیر وعاقل، عالم وعادل، نیک خصلت اور پاکیزہ باطن بادشاہ تھے، مدّتِ دراز تک

---

(١) انظر: "سُبل الهدى والرَّشاد" ١/ ٣٦٣، نقلاً عن ابن كثير.

و"الباعث" مقدّمة المؤلّف، فصل في تقسيم الحوادث إلى ...إلخ، صـ٢٣.

(٢) "المواهب اللدُنية" المقصد ١ في أحاديث سيرة منذ ...إلخ، ١/ ١٤٨.

سلطنت فرمائی، یہاں تک کہ شہرِ "عکا" میں (کافرانِ فرنگ کا) محاصرہ کیے ہوئے تھے کہ انتقال کیا"[1]۔

امام جلال الدّین سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "محفلِ میلاد منعقد کرنے والا ثواب پاتا ہے؛ کیونکہ اُس میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تعظیم، اور ولادتِ باسعادت پر اظہارِ خوشی وشادمانی ہے"[2]۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدِّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ "فیوض الحرمین" میں تحریر کرتے ہیں کہ "میں مکۂ معظّمہ میں بروزِ ولادت شریف مجلسِ میلاد میں حاضر تھا، لوگ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درود پڑھتے، اور حضورِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے وقتِ ولادت، اور بعثت (اعلانِ نبوّت) سے قبل ظاہر ہونے والے اِرہاصات (یعنی عقلوں کو حیران کرنے والے واقعات) کا ذکرِ خیر کر رہے تھے، اچانک میں نے کچھ انوار دیکھے کہ وہ فوراً بلند ہوئے، میں نہیں کہہ سکتا کہ میں نے انہیں بدن کی آنکھ سے دیکھا، یا صرف رُوح کی آنکھ سے دیکھا! اللہ تعالٰی کو خوب معلوم ہے کہ ان کے ما بین کیا کیفیت تھی! پھر میں نے

---

(١) "البداية والنّهاية" الملك المظفّر أبو سعيد كوكبري، ١٣/ ١٥٩، ١٦٠.

و"الحاوي للفتاوى" رسالة "حسن المقصد في عمل المولد" ١/ ٢٢٢.

(٢) "الحاوي للفتاوي" رسالة "حسن المقصد في عمل المولِد" ١/ ٢٢٢.

ان انوار میں غور وفکر کیا، تو وہ انوار اُن فرشتوں کی طرف سے پائے، جو ایسی مجالس ومَشاہد پر مقرّر ہوتے ہیں، اور وہ انوارِ ملائکہ، انوارِ رحمت سے ملے ہوئے دیکھے"[1]۔

نیز کتاب "انتباہ" و"درِّ ثمین" وغیرہما میں اپنے والدِ گرامی حضرت شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ "میں ایّامِ میلاد شریف میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیاز کا کھانا کھلایا کرتا تھا، ایک سال بھنے ہوئے چنوں کے سِوا کچھ میسّر نہ تھا، تو میں نے لوگوں میں وہی تقسیم کر دیے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرّف ہوا، کہ وہ چنے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے رکھے ہیں، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاد ومسرور ہیں"[2] ؏

زمانے بھر کا یہ قاعدہ ہے کہ جس کا کھانا اُسی کا گانا
تو نعمتیں جن کی کھا رہے ہیں اُنھی کے ہم گیت گا رہے ہیں

میلادِ مصطفیٰ کا اہتمام کرنے والے علماء کے اسمائے گرامی

ان کے علاوہ بہت سے علمائے متقدّمین ومتاخرین، مجلسِ میلاد شریف خود کرتے ہیں، اس میں شریک ہوتے ہیں، اسے مستحسن ومستحب ومُوجبِ برکات ومنبعِ خیرات جانتے ہیں، اُن میں سے بعض حضرات کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

(۱) حافظ امام ابوالفضل ابنِ حجر عسقلانی، (۲) حافظ ابو الخطاب بن دَحیہ، (۳) حافظ ابنِ رجب حنبلی، (۴) شیخ رکن الدّین محمد بن یوسف دِمشقی صاحبِ

---

(۱) "فیوض الحرمین" المشاهدة ۸، صـ۲٦، ۲۷.

(۲) "الدرّ الثمین في مبشّرات النبي الأمین" الحدیث ۲۲، صـ٦۱.

"سیرتِ شامی"، (۵) سبطِ امام ابنِ جَوزی، (۶) شیخ عبد الوہّاب بن حُسام متّقی، (۷) علّامہ علی قاری حنفی، (۸) علّامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارحِ "مَواہب"، (۹) امام سیّد جعفر برزنجی، (۱۰) حافظ زین الدّین عراقی، (۱۱) علّامہ مجد الدّین فیروز آبادی، (۱۲) علّامہ شمس الدّین دمیاطی، (۱۳) امام حلبی صاحبِ "سیرتِ حلبیہ" وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم۔

خود اِنہی ائمہ وعلمائے ذی وقار اور ان کے علاوہ بے شمار علمائے کرام، شروع سے آج تک تمام زمانوں میں جماہیر اکابرِ شریعت، ومشائخِ طریقت خود مجلسِ میلاد کرتے، اُس میں حاضر ہوتے، اور اُسے مستحب ومستحسن کہتے، لکھتے اور سمجھتے رہے ہیں[1]۔

امامِ جلیل جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مجلسِ میلاد مقدّس سے متعلق لکھتے ہیں کہ "علمائے کرام وصالحینِ عظام، مجلسِ میلاد میں بلا انکار حاضر ہوتے ہیں"[2]۔

میلادِ مصطفیٰ پر بعض علماء کی کتب

ان کے علاوہ مَولدِ مبارک میں بہت سے ائمہ وعلماء نے تصانیف یادگار چھوڑیں، جن میں مولیٰ حسن بحری، وشیخ محمد بن حمزہ عربي، وشیخ شمس الدّین احمد سیواسی، وعلّامہ فخر ابو بکر دنقلی، وبرہان محمد ناجی، وشمس دمیاطی ابنِ سنباطی، وبرہان بن یوسف

---

(۱) "إذاقة الأثام لمانعِي عملِ المولد والقيام" (میلاد وقیام) ص۱۶۹، ۱۷۰، ملتقطاً۔

(۲) "الحاوي للفتاوي" رسالة "حسن المقصد في عمل المولد" ۱/ ۲۲۵.

ناقوس، وامام زین الدّین عراقی، وامام شمس الدّین سخاوی، اور علاّمہ سیّد عفیف الدّین ایجی شیرازی وغیرہم نے متعدّد موالد لکھے، جن کا ذکر "کشف الظنون" میں ہے[1]۔

علاّمہ محدِّث طاہر فتّنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحبِ "مجمع البحار" وغیرہم کا بھی اس باب میں ایک مستقل رسالہ ہے، نیز "انسان العیون" و "سیرتِ شامیہ" و "ضوءِ لامع" و "ما ثبت بالسّنۃ" و "مدارج النبوّت" و "مَواہبِ لدُنیہ" و "مجمع البحار" و "فیوض الحرمین" و "شرحِ سننِ ابنِ ماجہ" وغیرہا بہت سی کتبِ معتبرہ متداوِلہ میں اس عملِ مبارک کو مستحب لکھا ہے۔ اہلِ حرمینِ شریفین، مصر، روم، شام، یمن اور تمام ملکِ عرب ومغرب وغیرہا بلادِ اسلامیہ کا، محفلِ میلاد شریف کے پسندیدہ ومستحب ہونے پر اتفاق ہے، اور محفلِ میلاد کا ممالکِ مذکورہ میں رائج اور اس پر عمل ہونا، اور وہاں کے عوام وخواص کا محفلِ میلاد میں شریک ہونا، صاف ظاہر کرتا ہے کہ کوئی ذی شُعور جو دیانتدار وحیادار ہو، وہ اس میں کلام نہیں کر سکتا[2]۔

گستاخیٔ رسول میں فرانس کا کردار

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! آخر میں ہم حالیہ افسوناک واقعات، بالخصوص فرانس کی حکومتی سرپرستی میں، گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر بھرپور احتجاج کرتے ہوئے، حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں، کہ فرانس کے سفیر کو بلا کر اس

---

(١) "كشف الظنون" ٢/ ٧٢٦، ٧٢٧.

(٢) "إذاقة الأثام لمانعِي عملِ المَولِد والقيام" (میلاد وقیام) باب ۱، صـ۱۷۴ ملتقطاً۔

مسئلہ کی سنگینی سے آگاہ کرتے ہوئے تنبیہ کی جائے اور ایسے واقعات کے سدِّباب نہ کرنے کی صورت میں، ان سے سفارتی وتجارتی تمام تر تعلقات منقطع کر دیے جائیں۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ دورِ جدید میں پے در پے اٹھنے والے ان فتنوں کی، ہمیشہ کے لیے سرکوبی ہو جائے، تو ہمیں یورپی ممالک میں بھرپور سفارت کاری کے ذریعے، ایسی قانون سازی کے عمل کو یقینی بنانا ہوگا، جس سے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی عزت، حرمت وناموس کی حفاظت ہو۔ جن ممالک کے باشندے شعائرِ اسلام کی توہین کر کے، مذہبی منافرت پھیلانے کا سبب بنتے ہیں، ان کے خلاف عالمی قوانین کے مطابق ہر فورم (Forum) پر باقاعدہ احتجاج کیا جائے، اور ان کی متعلقہ حکومتوں سے عملی کاروائی کا مطالبہ کیا جائے، جبکہ مثبت پیش رفت نہ ہونے کی صورت میں، اُن سے سفارتی واقتصادی تعلقات منقطع کر لیے جائیں، اُن کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ (Boycott) کرکے، انہیں معاشی افلاس واضطراب کا مزہ چکھایا جائے؛ کہ موجودہ حالات میں مسلم ممالک کے پاس یہ ایک بہتر اور بڑا ہتھیار ہے!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشیاں نصیب فرما، ان خوشیوں کے ساتھ ساتھ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سُنّت وسیرت، اور مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات پر خوب عمل کی توفیق عطا فرما، دینِ متین کی بے لوث خدمت کی توفیق عطا فرما، ایک اچھا اور باعمل مسلمان بنا، ہمارے عقائد واعمال کی اصلاح فرما، اپنے ظاہری وباطنی خزانوں سے ہماری مدد فرما،

ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطافرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.